نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ٭

نمبر ۴۶ | مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ ۱۱/

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ ۱۲/

" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ ۱۲/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ٭

ایڈیٹوریل

وے اپکو دانا ٹھہرا کے نادان بن گئے۔ رومیوں ۱ باب ۲۲ آیت۔ پولوس رسول نے شہر روم کے مسیحیوں کو خط لکھتے وقت یہہ فقرا اُسوقت کے عُلما اور فُضلا اور یونانی استادوں کے حق میں لکھا جو خدا کے کلام کی نسبت اپنے علم و حکمت کی رو سے مخالفت ظاہر کرتے تھے۔ اور ضد اور تعصب سے اندھے ہو کر مسیحیوں کو ستاتے اور تکلیف پر تکلیف دیتے تھے۔ اُنکے دانا اور حکیم اور صاحب علم ہونے پر رسول نے کچھ اعتراض نہیں کیا۔ اگرچہ پولوس خود ایک بڑا عالم و فاضل تھا اور اگر کوئی بات علم و عقل کی بابت قابل گرفت ہوتی تو وہ ضرور اُسکا نوٹس لے سکتا تھا۔ اُسنے اُنکے دنیوی علم کی نسبت اُنکو نادان نہیں کہا بلکہ اُسکو اس "جہان کی حکمت" کہا۔ ۱ قرنتیوں ۳ باب ۱۹ آیت۔ مگر دینی علم و سمجھ کی بابت اُنکو صاف کہا کہ وہ نادان ہو گئے۔ گنہگار انسان کے بچانے اور اُسکی نجات کے بارے میں کوئی تجویز کسی عالم نے جو دنیاوی علم میں کیسا ہی ماہر کیوں نہ ہوا اور علم فلسفہ اور دانائی سے پُر ہوا ابتک نہیں نکالی اور کوئی تدبیر حکمت انسان سے بن نہ پڑی بلکہ وہ سب دانائی سراسر بیوقوفی ٹھہری۔ کیونکہ انسان کے گناہ معاف کرانے اور دوزخ کی سزا سے رہائی دلانے اور پاک و صاف بنانے میں عالموں کا تمام علم و دانائی اور کل تدبیریں ناقص اور ردی بلکہ محض بیوقوفی ٹھہریں۔ جسطرح پر کہ اُسوقت کے عالم فاضل لوگوں کا یہہ حال تھا اسیطرح پر ہر زمانے میں ایسا ہی رہا ہے۔ چنانچہ آجکل بھی ایسا ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ بڑے بڑے عالم فاضل لوگ اپنے علم و عقل کے دیوانے ہو کر مسیح اور مسیحی دین کی مخالفت میں زبان کھولتے اور بُرا بھلا کہتے اور لکھتے ہیں۔ وہ اپنی عقل پر تکیہ کر کے خدا کی قدرت کے منکر بنجاتے اور رفتہ رفتہ حق سے دور جا پڑتے ہیں اور دانا ہو کر نادان بنتے ہیں آج کل محمدی اخبارات مقام لورپول میں ایک پادری صاحب کے مسلمان ہو جانیکا ذکر بڑے فخر کے ساتھ درج کرتے ہیں اور اسکو دین محمدی کی صداقت تصور کرتے ہیں اگرچہ اس خبر کی صحت میں توقف اور کلام ہے لیکن تعجب نہیں کہ یہہ درست ہی ہو اگر کسی پادری یا بشپ صاحب نے ایسا کیا بھی ہو تو اُسنے بُرا کیا اور ہمکو اُسکے حال پر افسوس آتا ہے کہ وہ روحانی نعمتوں کا مزہ چکھکے گر گیا۔ اُسنے شاید اس دنیا کی حکمت کو جسکو خدا بیوقوفی ٹھہراتا ہے پسند کیا یا جسمانی اور نفسانی خیالات میں مُبتلا ہو کر اُنکا مغلوب ہو گیا ہم صاف کہہ سکتے ہیں کہ اُسنے اُس جہان کی بیش قیمت اور ہمیشہ تک رہنے والی برکتوں کو اس دنیا کے دون کے

عرض میں پیچ ڈالا جسکا انجام آخر کو پچھتانا اور افسوس کرنا ہوگا۔ اور زیادہ تر افسوس اُن صاحبان پر آتا ہے کہ جو ایسے لوگوں پر نازاں ہوتے ہیں٭

"دُنیا کا خاتمہ" اس عنوان کی خبر بجنور کے اخبار میں یوں شایع ہوئی ہے "گیارہ اپریل ۱۹۰۱ء میں دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا۔ یہہ آخری پیشینگوئی ہے جو ایک جرمن کے پمفلٹ میں چھپکر مشتہر ہوئی ہے۔ قبل اسکے کہ دنیا کا مادہ ختم ہو یورپ میں ان دو برسوں کے اندر بہت بڑی بڑی لڑائیاں اور انقلاب سلطنت ظہور میں آئیگا۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ روس لاابد سلطنتیں قایم ہونگی۔ صرف جرمنی اس سے محفوظ رہیگی۔ اور اپنی آزادی کو قایم رکھیگی۔ جو بادشاہتیں بعد کو انٹی کرائسٹ کو پہنچ جاوینگی۔ یا انٹی کرائسٹ جو کہ اول اول ۱۸۹۲ء میں بطور ایک چھوٹے شہزادے کے ایشیا میں ظہور پاویگا۔ شہزادہ لوی جیروم نپولین سے جو کہ چھوٹا لڑکا حال کے شہزادے نپولین کا ہے اور جو بالفعل روس کی فوج کا کوہ قاف کا کرنیل ہے کم نہ ہوگا۔ یہہ نوجوان مدعی بادشاہ ملک شام کا ۱۸۹۵ء سے ۱۸۹۹ء تک حکومت کریگا جس سال کہ عملداری بونا پارٹ کی دوسری دفعہ یورپ میں پھیل جاویگی اور غالباً یہہ ہی مہدی مسلمانوں کا کہلائیگا۔ عروج اسکی طاقت کا ۱۵۔ اگست ۱۸۹۶ء سے ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء تک رہیگا۔ اور ہفتہ بعد کو زمین اور تمام چیزیں نیست و نابود ہو جاوینگی۔ جسکو پہلے اطلاع ملی ہے اسکو پیشتر مسلح ہونا چاہیے"٭

اسمیں کچھ شک نہیں کہ دنیا کے آخر ہونے سے پہلے زمینوں پر لڑائیاں اور قتل و خون اور طرح طرح کی مصیبتیں واقع ہونگی کیونکہ یہہ تمام باتیں قرب قیامت کی نشانیاں ہیں۔ اور آخر کار دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور تمام مخلوقات اور کاینات جس سے یہہ دنیا مانند گلزار کے ہو رہی ہے صفحہ دنیا پر سے مٹ جاویگی۔ اور اسکی شان و شوکت اور رونق کا بالکل خاتمہ ہو جائیگا۔ لیکن اُس وقت اور گھڑی کو کوئی نہیں جانتا۔ اُس دن کی بابت خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ اُس دن اور اُس گھڑی کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتوں تک کوئی نہیں جانتا۔ متی ۲۴ باب ۳۶ آیت

اگر کوئی اٹکل سے آخری دن کا وقت مقرری بتاوے یقین جانو کہ وہ اپنے آپ کو اور دوسروں کو دھوکھا دیتا ہے۔ بہت دفعہ اسطرح کی جھوٹھی باتیں اوڑائی گئی ہیں لیکن آخر وہ وقت جسمیں دنیا کا خاتمہ ہونا بتایا تھا حسب معمول گذر گیا٭

حقیقتاً وقت آخر قریب بلکہ نہایت نزدیک ہے اسلئے ہر ایک فرد بشر کو ضرور و لازم ہے کہ اس دنیا ناپایدار سے اپنے دل کو اٹھاوے اور اُس آنیوالے جہان کیطرف دل کی آنکھ اٹھا کر آسمانی نعمتوں کے حاصل کرنیکی کوشش کرے۔ آسمانی نعمتوں کا چشمہ خداوند یسوع مسیح گنہگاروں کا منجی اور بیکسوں کا حامی ہے۔ اسلئے لازم ہے کہ اس خوفناک دن سے پیشتر کہ جسمیں آسمان سناٹے کے ساتھ جاتے رہینگے اور اجرام فلک جلکر گداز ہو جاوینگے اور زمین اُن کاریگروں سمیت جو اسمیں ہیں بھسم ہوگی۔ ۲ پطرس ۳ باب ۱۰ آیت۔ اپنی جان کے بچانیکی فکر کرے اور نجات دہندہ سے نجات کی بخشش کو مفت حاصل کرے٭

ہمعصر قیصر الاخبار نے مطبوعہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء میں ایک نوٹ بعنوان "افریقہ میں انجیل" درج کرکے ذیل کی عبارت لکھی ہے۔ "بیان کیا جاتا ہے کہ افریقہ کی ۹۶ زبانوں میں انجیل مقدس ترجمہ ہو چکی ہے۔ ممکن ہے کہ افریقہ جیسے وحشی ملک کے لئے یہہ کتاب مفید ہو۔ مگر ہندوستان میں اسکی اشاعت نہیں معلوم کس غرض سے ہوتی ہے؟"٭

ہم اپنے ہمعصر کو بتلانا چاہتے ہیں کہ اسکی کیا غرض ہے۔ انجیل مقدس کی غرض چاہے کوئی ملک ہو۔ شایستہ ہو یا وحشی۔ چاہے اُسکے اہل ملک مختلف لغتیں بولنے والے اور مختلف رنگ و خیال رکھنے والے ہوں عام ہے۔ مختلف ملکوں کے لئے اسکی مختلف اغراض نہیں ہیں۔ جو ملک افریقہ کے لئے اس سے ممکن ہے وہی ہندوستان کے لئے بھی ممکن ہے۔ الغرض اسکی غرض عام یہہ ہے کہ گنہگار انسان کو نجات کا مژدہ سناوے اُسکے روبرو نجات کی تجویز پیش کرے۔ اگر کوئی اسکو قبول کرے تو اُسکو پاک و راستباز بنانے کے وسایل بتاوے اور روح القدس کے نازل ہونے کے وسایل کا کام میں لانا سکھلاوے جسکے ذریعہ سے گنہگار خدا کے حضور میں پاک ٹھہرتا اور گناہ اور اُسکے نتیجہ سے رہائی پاکر ہمیشہ کی زندگی کا اُمیدوار بنتا ہے۔ اسکا کام گناہ کے اندھیرے سے نکالکر انسان کو روشنی میں لا کھڑا کرتا ہے۔ چنانچہ یہہ کام اسنے ہر ملک میں کیا ہے۔ دنیا کے تمام ملکوں میں اب بھی یہی کام انجام دے رہی ہے۔ اس ملک ہندوستان میں اسنے یہہ کام کر دکھایا ہے۔ کیا یہہ ملک قبل انجیل مقدس کے آنیکے ایسا ہی تھا؟ ہرگز نہیں۔ اس ملک کی حالت بالکل نیم وحشی تھی اور علم و عقل سے بے بہرہ تھا گویا جہالت میں مستغرق تھا لیکن انجیل مقدس کی تاثیر بخش تعلیمات نے اسمیں مردہ پن کیحالت میں جان ڈالدی اب اسکو کچھ ہوش آگئی ہے کہ اپنے اگلے عقاید و رسومات کی جانچ پڑتال کرنے لگا۔ کیا یہہ انجیل مقدس ہی کی تاثیر نہیں۔ بہت قسم سے گری ہوئی حالت کو پادری صاحبان نے نہایت محنت و جانفشانی کرکے علم و عقل دیکر خدا کے حکم کو بجا لاکر دستی و بہتری کے لئے اپنی زندگیں خرچ کر ڈالیں اور اس ملک کو اس صورت پر لائے جو اب ہے افسوس کہ باوجود اسکے کہ اتنے فواید اس ملک کو پہنچ چکے جو محض انجیل مقدس

ہی کا سبب تھے اسپر بھی اُنکی یہہ تحریر او دنیاوی فواید تو اُنہے ضرور پائے بلکہ تمام ملک نے پائے کسی کو اِس سے انکار نہیں مگر افسوس کہ روحانی فایدے صرف بعض بعض ہی نے پائے کاشکہ تمام بنی آدم اور خصوصًا ہمارے اہلِ ہند اس مقدس کتاب سے روحانی فایدے حاصل کریں۔ اور نجات ابدی میں دخل پاویں۔ جو صرف یسوع پر ایمان لانے سے مل سکتی ہی +

اس امر کے اظہار سے ہم نہایت خوش ہیں کہ منشی حسن علی صاحب سفیر کے سفر سے کچھہ نہ کچھہ تو فایدہ در بابِ ترقی نور افشاں ہوا۔ چنانچہ اُنکے ایک خط سے واضح ہوا کہ دہلی۔ الور۔ جیپور اور اکثر جگہہ میں بہت مسیحیوں نے ۱۸۹۲ء سے نور افشاں کی خریداری کا وعدہ کیا ہو اور وہ لکھتے ہیں کہ "اُمید ہو کہ میرا سفر نور افشاں کی ترقی اشاعت کے بارہ میں کامیاب ہوگا"۔ ابتک منشی صاحب سفر میں ہیں کئی جگہہ کا دورہ باقی ہو اُمید ہو کہ وہاں بھی خریدار پیدا ہونگے۔ تمام مسیحی بھائیوں پر بھی لازم ہو کہ ترقی نور افشاں کے لئے وہ بھی سعی و کوشش کریں اگر ہر ایک مسیحی ایک ایک خریدار پیدا کرنیکی تجویز دل میں ٹھان لیوے اور اپنے دوستوں و جان پہچانوں میں کوشش کرے تو یہہ امر کچھہ دشوار نہیں ہو +

نمبر ہذا میں نور افشاں کی ترقی یعنی اُس کے صفحوں کے زیادہ بڑھانے کے بارے میں ایک مضمون درج کیا جاتا ہی جو مطبوعہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کے ایک مضمون بعنوان "نور افشاں کی حالت" کی تائید میں ہو۔ اگر اور مضامین بھی اس قسم کے آویں تو وہ بھی درج اخبار کئے جاوینگے اور آخر کو دیکھا جاویگا کہ فیصلہ کس بات پر ٹھہرتا ہی۔ اور اُس وقت تک ہم اپنی رائے اسکے بارے میں ظاہر نہیں کرتے +

"**مدرسہ طبیہ دہلی**" کی تیسری رپورٹ دفتر نور افشاں میں مُرسل ہوئی ہو۔ یہہ ایک طول طویل ۶۰ صفحہ کی رپورٹ ہو۔ جسمیں کیفیت مدرسہ ہذا سال سوم اور وزیٹرس کی رپورٹیں۔ فہرست ممبران مدرسہ طبیہ۔ نقشہ طلبین و مدرسین۔ اور رپورٹ امتحان سالانہ معہ نتیجہ بابت سال دوم۔ اور ذکر چندہ۔ فہرست چندہ۔ اور بہت صفحوں میں کئی صاحبان کی سپیچز بھی درج ہیں جنمیں سے نامی گرامی مولوی حشمت اللہ خان صاحب ایم اے۔ سر سید احمد خان صاحب۔ مولٰینا حافظ نذیر احمد صاحب ہیں۔ اِن صاحبان نے موثر اور پُر مطلب تقریرات کیں جن سے بہت سا فایدہ متصور ہوا اسمیں قواعد انجمن مدرسہ بھی درج ہیں۔ طلبا کے داخل ہونیکے قاعدوں میں اول قاعدہ بہت عمدہ اور مناسب رکھا ہو۔ کہ "اِس مدرسہ میں ہر شخص بلا خصوصیت مذہب داخل ہو سکیگا۔ خواہ ہندو مسلمان یا عیسائی کوئی ہو"۔ اور دیگر تمام قاعدے بھی فایدہ عام کی نظر سے بنائے گئے ہیں۔ اگر اس مدرسہ طبیہ کو کافی امداد ملتی رہے تو اُمید ہو کہ بہت سے عمدہ اور صاحب لیاقت دیسی یونانی حکیم دستیاب ہونگے۔ اور یہہ ملک "نیم حکیم خطرہ جان" والے حکیموں کے ظلموں سے رہائی پاویگا۔ اس ملک میں بیشمار لوگ ابتک ایسے خیال والے ہیں کہ جو انگریزی حکما کا علاج مطلق پسند نہیں کرتے بلکہ خلاف مزاج و طبیعت کہکر انکی کسی دوا کا استعمال کرنیکو راضی نہیں ہوتے۔ نیم حکیم کا معالجہ منظور انگریزی ڈاکٹر بالکل ناپسند۔ اگر اس مدرسے لایق حکیم نکلینگے تو ایسے صاحبان کو بہت فایدہ پہنچیگا +

آخر کار مولوی سید صفدر علی صاحب برائے ترقی کنٹری (؟) تنخواہ و تعلیم اور تربیت کے سفر اختیار کرکے اس کارِ خیر کے لئے منشی سفیر صاحب کے ہمراہ ہوئے ہیں اور آپ سب مسیحیوں کیطرف سے دُعا کے ملتجی ہیں ہم آپکی کامیابی کے لئے دُعا کرتے ہیں

مراسلات

نور افشاں کی ترقی

۲۲۔ اکتوبر کے نور افشاں میں ڈاکٹر احمد شاہ صاحب کے ریمارک "نور افشاں کی حالت" پر نظر سے گذرے۔ انہوں نے نور افشاں کی پچھلی اور موجودہ حالت کا خوب فوٹو کھینچکر نذر ناظرین کیا ہو۔ "بیشک نور افشاں نے جو ۱۸۹۱ء میں ترقی کی ہو اُس سے کسکو انکار ہو سکتا ہو۔ لیکن ہمارے خیال میں ترقی کی ابھی بڑی گنجایش ہو۔ اسلئے ہم کئی ایک باتوں کا ذکر کرتے ہیں جن سے شاید اور بھی زیادہ ترقی ہو +

(ڈاکٹر صاحب کی پیش کردہ تدبیروں پر ایک سرسری نظر)

اول "باقی آیندہ" کے جھگڑے کو تو ہم قطعًا ناپسند کرتے ہیں لیکن اگر کوئی مضمون سلسلہ وار ہر پرچہ میں شایع ہو اور ایسی جگہہ ختم کیا جائے جس سے ہم کوئی نتیجہ نکال سکیں اور مطلب نکل آئے تو کچھہ مضایقہ نہیں۔ پادری الگزنڈر میر صاحب کی مشہور و معروف کتاب "مسیحی شہادتوں کے مشاہداۃ" کا ترجمہ اور "مولود مقدس" جو نور افشاں میں چھپتے رہے۔ اِس امر کی نظیر ہیں +

دوم۔ **شعر و سخن** کے لئے ایک صفحہ ضرور مقرر کرنا چاہئے۔ مسیحی شاعری کی ازحد ضرورت ہو۔ سچ پوچھو تو شاعر ہم میں خال خال پائے جاتے ہیں۔ بعض مسیحی اُردو بھی اچھی طرح لکھہ پڑھہ نہیں سکتے تو شعروں کا سمجھنا اور لکھنا معلوم۔۔۔۔ خداوند کے فضل سے۔ نور افشاں کے ایڈیٹر مسیحی اُردو شاعری میں ایک اُستاد آدمی ہیں۔ اُمید ہو کہ آپ مُبتدیوں کی غزلوں کی اصلاح بھی فرمادیا

کرینگے۔ یقین ہے کہ مولوی صفدر علی صاحب بھی بہت مدد کیا کرینگے۔ اور اسطرح مسیحی شاعروں کی ترقی ہوگی۔

شاید بہتر ہو کہ ہمیشہ میں دو طرح کے مصرع دیئے جائیں اور سب مسیحی شاعر انپر طبع آزمائی فرماکر ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں بھیجا کریں اور پھر وہ اکٹھی شایع کیجائیں۔ اگر اردو انشا پردازی کے شایقینوں کو ناگوار نہ ہو تو مصرع طرح بھی لکھا جاتا ہے کہ ابھی سے بسم اللہ ہو۔ (طرح)

دم الفتِ عیسیٰ میں نکلجائے تو اچھا

سب شاعروں سے التماس ہے کہ وہ اسطرح پر ضرور طبع آزمائی فرماکر یکم دسمبر ۱۹۱۴ء تک ایڈیٹر نور افشاں کی خدمت میں بھیجدیں۔

ہمارے اپنے خیالات

اول۔ سنڈے سکولوں کے متعلق مضامین کیلئے دو ایک کالم مقرر کئے جائیں۔ اور کسی مشنری صاحب کو اس کام کا چارج دیا جائے جو ہر ہفتہ لڑکوں کے لئے چھوٹے چھوٹے وعظ اور سبق لکھا کریں۔ ایڈیٹر نور افشاں اخبار انڈین وٹنس کلکتہ اور انڈیا یا ینگ فوکس لکھنؤ میں وہی سنڈے سکول کے دیکھنے سے معلوم کرینگے کہ ہماری کیا مراد ہے اور کس قسم کے مضمون درج اخبار ہونے چاہئیں۔ اسطرح سے اُمید ہے کہ نور افشاں کا سنڈے سکولوں میں دخل ہو جائیگا۔ اُسکی اشاعت بھی بڑھ جائیگی اور لڑکوں کو بھی فایدہ حاصل ہوگا۔

دوم۔ اگر مناسب ہو تو دو ایک کالم ہفتہ وار سرمن (وعظ) کے لئے بھی مقرر کئے جائیں۔ اس کام کے لئے مولوی عمادالدین صاحب ڈی۔ ڈی سے بڑھکر کوئی نظر نہیں آتے اگر وہ مہربانی سے اس کام کو اپنے ذمے لیں تو بڑی ترقی کی اُمید ہے۔

سوم۔ گاہے ماہے مسیحی لڑکوں کے لئے اچھے اچھے مضامین۔ ترجمے۔ سوالات (وغیرہ وغیرہ) کے لئے انعام بھی رکھے جائیں۔ اور انعام میں وُہی لڑکے شامل ہو سکیں جو آپ یا اُنکے والدین نور افشاں کے خریدار ہوں۔ ضرور نہیں کہ یہ انعام نور افشاں ہی کیطرف سے دئیے جائیں بلکہ اُمید ہے کہ منصف سنبر سنگھ صاحب جیسے بہت اصحاب امداد کیا کرینگے۔ اسطرح بہت لڑکوں کو اخبار پڑھنے اور مضمون لکھنے کا شوق پیدا ہوگا۔ اور یوں اخبار کی ترقی ہوگی۔

چہارم۔ ایڈیٹوریل سے پہلے یا یوں کہو کہ پہلے صفحہ پر فہرست مضامین (Contents) درج کیجایا کرے۔ اسکے فوایدظاہر ہیں بیان کرنیکی کچھ ضرورت نہیں۔

پنجم۔ جبتک اخبار کے چار صفحے اور نہ بڑھائے جائیں۔ اوپر کی بعض پیش کردہ تدبیروں کا عمل میں آنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ضرور ہے کہ نور افشاں کے ۸ صفحے کئے جائیں۔ ناظرین تمہاری تھوڑی سی توجہ درکار ہے۔ ساڑھے تین روپیہ کچھ زیادہ نہیں۔ دیکھو نور افشاں نے تمہارے لئے کیا کیا۔ جہاں مشنری نہیں پہنچ سکتے وہاں نور افشاں بے کھٹکے منبر پر جا بیٹھتا ہے۔ جن سے مشنری ہونے کا موقع نہیں پاتے ہیں اُنسے نور افشاں متکلم وہمزبان۔ لیکن چار صفحے بڑھانے میں ایک ہی مشکل ہے۔ وہ کیا؟ خریدار تھوڑے ہیں۔ کم از کم تین ہزار چاہئیں۔ خیر اگر ۱۹۱۵ء کے شروع تک ایک ہزار بھی ہو جائیں تو شاید اخبار بڑھ سکتا ہے۔ لیکن ناظرین یہہ تمہیں پر منحصر ہے۔ اگر تم چاہو تو آج ہی اخبار بڑھ سکتے ہو۔

سفیر صاحب ترقی اخبار کے لئے دورہ کو گئے ہیں یقین ہے کہ انہیں ضرور کامیابی ہوگی۔ ہماری دعا ہے۔ "دلسفر رفتنت مبارک باد۔ بسلامت روی و باز آئی"

ہر ایک مشن پر فرض ہے کہ نور افشاں کی مدد کرے نور افشاں بیسوں مشنریوں کا کام کرتا ہے۔ اسلئے اگر ہر ایک مشن اسے ایک ایک مناد ہی کی تنخواہ دیدیا کرے تو کیا بساط ہے۔ اچھا یہہ نہیں تو سال میں ایک دن کی چرچ آفرنگ ہی سہی۔ اگر یہہ بھی نہیں تو ہر ایک دلاپتی و دیسی پادری اسکی خریداری تو ضرور کریں۔ کیوں یہہ بھی مشکل ہے؟

نور افشاں کے کالموں میں ولایتی مشنریوں سے مدد کی درخواست کرنا فضول معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب انمیں سے بہت اسے خریدتے ہی نہیں اور نہ پڑھتے ہیں اور بعضوں کو معلوم بھی نہیں کہ نور افشاں بھی کبھی اردو پیپر ہو تو وہ کیونکر جانسکتے ہیں کہ کوئی کیا گیت گا رہا ہے۔ اور اُنسے کیا درخواست کر رہا ہے۔ ہمارے خیال میں بہتر یہہ ہے کہ کسی انگریزی مسیحی اخبار میں مشنریوں سے مدد کی درخواست کیجائے۔ شاید پنجاب مشن نیوز اس مطلب کے لئے سب سے عمدہ وسیلہ ہے۔ لیکن ہم سردست ناظرین وخریداران نور افشاں سے التماس کرتے ہیں کہ جہانتک ہو سکے وہ اس خداوند کے کام میں مدد فرماویں۔

ناظرین! اُمید ہے کہ ہماری رایوں کی تردید یا تائید (جیسا آپ مناسب سمجھیں) ضرور کرینگے اور نور افشاں کے بڑھانیکے بارے میں آپ ضرور سوچینگے۔ ابھی ہم نے لکھنا تو بہت کچھ تھا لیکن حضرات ناظرین ڈر ہو کہ کہیں اکتا نہ گئے ہوں۔ انشاءاللہ کسی چھٹی کے دن پھر ملاقات کرینگے۔

راقم۔ آپ کا داس۔

دیسی عیسائیوں کی تعلیم و تربیت

اس بارہ میں پارسال ممالک متوسط و مغربی و شمالی

واو دہ کے کتنے ہی مقاموں پر لیکچر دیئے گئے تھے اور اسکے بعد ڈیڑھ ایک برس سے بہت کچھ لکھا پڑھی رسالوں کے اور نور افشاں کے مضامین کے ذریعہ اور خانگی طور پر اب تک جاری ہیں بلکہ حال میں ایک مسودہ سوسائٹی ترقیخواہ تعلیم و تربیت مسیحیان ہند بطور ضمیمہ نور افشاں کے شائع ہوا ہے اب یہہ بندہ سرافگندہ اسپر بھروسا کرکے روانہ ہوتا ہے (جو اس بیکس لاچار غریب قوم کی دینی اور دنیوی ہر قسم کی بہتری کا چاہنے والا اور ہر طرح سے انکی دنیا اور عقبیٰ کی بھلائی کرنیکی قدرت رکھتا ہے) اور اُسی کی قوت اور قدرت اور رضا مرضی سے یہہ ضعیف ناتوان امید رکھتا ہے کہ سنٹرل انڈیا سے گذر کر راجپوتانہ اور ممالک مغربی و شمالی اور اودھ ہوتا ہوا وسط پنجاب تک اسی غرض سے پھرے بلکہ اجمیر سے لودیانہ تک جناب منشی حسن عسکری صاحب سفیر کے ہمرکاب ہونگا جو اس کار خیر کے بڑے مدد اور معاون ہیں اور اسطرح اس مقدم اور اعظم کام کی نسبت بزرگان دین اور بہت سے بھائیوں کے پانچ چھہ بڑے بڑے جلسوں میں ہونگے سوا جگہ جگہ خانگی طور پر عرض معروض کرنیکا اور اس سوسائٹی کے قایم کرنیکا موقع ملیگا۔ میں اپنے مسیحی بھائیوں اور بہنوں سے التجا کرتا ہوں کہ خداوند کے حضور اس ضروری کام میں برکت بخشنے کے لئے اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں اور جو کچھ مدد اس کام میں کرسکیں ضرور توجہہ فرمائیں اور جو بندہ سے مل سکیں ضرور شرف فرمائیں ؞

رقیمہ صفدر علی

ضروری مختصر تشریح

پہلے۔ ایک عزیز بھائی کو مسودہ سوسائٹی ترقیخواہ تعلیم و تربیت مسیحیان ہند کی دفعہ ۳ کے الفاظ تعلیم اور تربیت دیکھکر یہہ اندیشہ ہوا ہے کہ اُنسے مُراد کہیں صرف دنیوی تعلیم اور تربیت ہو۔ خوف ہے کہ دوسرے بھائی بھی ایسا اندیشہ نہ کریں اسلئے تشریح کیجاتی ہے کہ الفاظ تعلیم اور تربیت میں مسیحی دینی اور دنیاوی دونوں کو شامل سمجھنا چاہئے۔ مسیحی دینی تعلیم صرف یہی نہیں کہ وہ تعلیم و تربیت کا جزو اعظم اور وہ علم سب علموں سے اعلیٰ اور افضل اور انسان کے لئے سب سے مقدم اور ضروری ہے۔ بلکہ بار بار کے بھاری بھاری متواتر تجربوں سے ثابت ہوا ہے۔ کہ دنیاوی علوم اور فنون کی اشاعت اور ترقی اُس علم کے بغیر ناممکن ہے ؞

دوسرے ایک بھائی نے پنجابی عیسائی نام سے آپ اور دوسرے بھائیوں کی اجازت سے پہلی اکٹوبر کے نور افشاں میں ایک مضمون چھاپا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا منشا یہہ ہے کہ عیسائی بھائی سب پیشے اور حرفے چھوڑ کر تحصیل علم کیطرف متوجہہ ہوں۔ اُن صاحبوں کے بیانوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا علم اور پیشہ یا تو ایک دوسرے کے ضد ہیں یا ایک دوسرے کی تحصیل کا مانع ہے۔ مفصل جواب تو سفر کی روا روی کے سبب اسوقت نہیں لکھ سکا لیکن اسقدر تشریح کرنا ضرور ہے۔ کہ یہہ تو نہیں کہہ سکتا کہ بے علم یا کم علم دیندار نہیں ہو سکتا یا کچھ بھی پیشہ کرکے پیٹ نہیں بھر سکتا۔ تو بھی کچھ شک نہیں ہے کہ ایسے لوگ دونوں باتوں میں ناقص اور اکثر بے کام ہوتے ہیں۔ اور اسلئے ضرور ہے کہ ہر ایک عیسائی بھائی اور بہن ذیعلم ہو۔ کہ ہمیشہ سے خصوصاً اس علم کے زمانہ میں ہماری دینی اور دنیاوی ترقی اور بہبودی اُسپر موقوف ہے۔ کوئی اچھا پیشہ اور حرفہ۔ کوئی فن اور ہنر۔ کوئی کاریگری اور دستکاری بغیر علم کے ترقی اور رونق نہیں پا سکتی۔ بلکہ ٹھہر بھی نہیں سکتی۔ ہمارے ملک کے سب پیشے اور حرفے کس سبب سے مٹ گئے اور روز بروز مٹتے جاتے ہیں؟ بڑا سبب یہی ہے کہ ہمارے پیشہ ور جاہل اور بےعلم تھے۔ دوسرے ملک کے ذیعلم پیشہ وروں کے علمی کارخانوں سے مات ہو گئے پس بندہ کا اور سب سمجھدار مسیحیوں کا یہی منشا ہے کہ ہم دیسی عیسائی اپنی ہمت اور حوصلہ کے موافق پہلے اپنی اولاد اور احفاد کو دینی اور دنیوی عام تعلیم دیں اور پھر اُس پیشہ اور حرفہ کو سکھائیں جسکے تحصیل کے لئے اُسے وہ تعلیم عام دلائی تھی۔ بھائیو! آپ ہرگز خیال نکریں کہ ہم ایسا نادانی کا کام کرنا چاہتے ہیں کہ غیر قوموں کی مانند عیسائی بھی سب پیشے اور حرفے چھوڑ کر صرف بابوگری یا منشی گری کے ہوس میں ٹکریں کھاتے پھریں اور ساری دُنیا میں سرکاری نوکری کی تلاش میں سرگردان مارے پھریں ؞

رقیمہ صفدر علی

مبارک

حال میں یہہ خبر ملی ہے کہ بابو خدا بخش صاحب ساکن ملتان بھی خدا کی بادشاہت میں شامل اور مسیحی صلیبی نشان تلے روحانی جنگ کے لئے بہادرانہ کمربستہ کھڑے ہوئے ہیں۔ خداوند خدا اپنے فضل سے مبارک کرے اور ایسی توفیق دے کہ وُنیا اور شیطان سے بڑے استقلال کے ساتھ عمر بھر خوب لڑائی لڑیں اور دونوں پر غالب آکر فتحمندی کا تاج تاج بخش سے حاصل کریں۔ آمین ؞ میں اُنہیں اور بھائی محمد حسین صاحب دہلوی اور بھائی فضل الٰہی صاحب کو مبارکی دیتا ہوں ؞

جنوری سنہ رواں سے ۹ ستمبر سنہ مذکور تک گیارہ "۱۱" سو ایک شخصوں نے جناب پادری ظہور الحق صاحب مشنری سنبھل کے ہاتھ سے بپتسما پاکر مسیحی نو مریدوں کے زمرہ میں شامل ہوئے۔ اَلحمدُ خداوند پادری صاحب

کے کام پر اور انکے نزدیک کے سب پرانے اور نئے مریدوں پر اپنی برکت کی اوس برسائے اور روحانی طور پر انہیں روز بروز ترو تازگی اور شادابی میں بڑھائے آمین ✠

بندہ صفدر علی از بھنڈارہ

بقیہ
سلطنت روس میں جلاوطنی کا ظالمانہ انتظام

سائبیریا میں جلاوطنوں کی گزران

جب کسی سے کہا جاوے کہ کوئی روسی باشندہ جسپر کوئی جرم نہ لگا ہو پولیس سے گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ اور حکماً سائبیر کے کسی دیہاتی موضع میں بھیجا جا سکتا ہے اور مجبور کیا جا سکتا ہے کہ کسی سال تک وہیں رہے تو وہ پوچھیگا کہ زندگی کی شرایط کیا ہیں جو ایسے شخص کو گذرانی پڑتی ہیں قانون اسکی پرورش کیواسطے خوراک کا کیا بندوبست کرتا ہے۔ اسکو کیا کام کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اور کون سے کام منع ہوتے ہیں۔ اور اس سے عموماً کیا سلوک کیا جاتا ہے انمیں سے ہر ایک سوال کا جواب مجموعہ ضابطہ حراست پولیس میں پایا جاتا ہے۔ جس کا اختصار میں ذیل میں لکھتا ہوں ✠

"حراست پولیس کے ذریعہ سے جلاوطنی کی حدّ آیندہ زیادہ سے زیادہ پانچ برس ہوگی۔ (دفعہ ۳)

جلاوطن کے منزل مقصود پر پہنچتے ہی راہداری کا پروانہ اس سے لے لیا جائیگا اور اُسے ایک اَور پروانہ دیا جائیگا جسمیں اسکا نام۔ درجہ اور سابقہ سکونت بیان ہوگی۔ اور سب متعلقین کو اطلاع دیجائیگی کہ اسکو موضع ...... میں رہنے کی اجازت ہے۔ (دفعہ ۵)

وہ اس جگہہ کو جہاں جلاوطن کیا گیا ہے بلا اجازت حکام مخصوص کے نہ چھوڑیگا۔ اور اگر وہ ایک گھر سے دوسرے میں چلا جاوے تو ۲۴ گھنٹوں کے اندر پولیس کو اطلاع دیگا۔ (دفعہ ۷)

اسکو کسی ضروری کام کے لئے عارضی طور پر غیر حاضر ہونیکی اجازت ہو سکتی ہے اگر اسکی چال چلن پولیس کے قابل پسند ہو۔ مگر ایسی ہر ایک حالت میں وہ اپنے ضلع کی حدود سے باہر جانے سے پیشتر گورنر سے اجازت حاصل کریگا۔ اور صوبہ کی حدود سے باہر جانے سے پیشتر منسٹر آف دی انٹی ریئر سے اجازت حاصل کریگا۔ (دفعہ ۸)۔

جس جلاوطنی کو ایسی اجازت دیگئی ہے ضرور ہے کہ اسکو راہداری کا پروانہ معہ مفصل کیفیت سفر دیا جاوے سوائے بیماری یا ضروری کے وہ راستہ میں نہ ٹھہریگا اور اسحال میں سب سے نزدیک حاکم کو ضرور اطلاع دیگا۔ ہر ایک شہر یا گاؤں جس میں سے وہ گذرے وہاں کی پولیس کو رپورٹ دیگا۔ اور اگر اسکی چال چلن شکی معلوم ہوگی تو بلا لحاظ پروانہ راہداری کے وہ کسی وقت اور سفر کے کسی مقام سے اپنی جلاوطنی✠ کی جگہہ واپس بھیجا جائیگا۔ (دفعہ ۹-۱۶)۔

جلاوطنی لوگ ہمیشہ پہلی طلبی پر بذات خود حاضر ہوکر رپورٹ دیا کرینگے۔ (دفعہ ۱۷)۔

لوکل حکام پولیس کا حق ہوگا کہ کسی جلاوطن کے گھر یا کمرے میں دن یا رات کے کسی گھنٹے داخل ہوویں۔ اور اُنکا یہہ بھی حق ہوگا کہ اس گھر یا کمرے کی تلاشی لیویں اور اسمیں سے کوئی چیز لیجاویں۔ (دفعہ ۱۹)۔

جلاوطن لوگ سرکاری یا سوسائیٹی کی ملازمت میں کوئی جگہہ نہ پاوینگے۔ اور بلا خاص اجازت منسٹر آف دی انٹی ریئر کے کسی سرکاری یا میونسپل یا کسی اور مدرسہ یا مجلس کے لئے کوئی لکھنے کا کام نہ کرینگے۔ (دفعہ ۲۱)۔

جلاوطن لوگ کسی پرائیویٹ سوسائیٹی یا کمیٹی کے بانی یا پریذیڈنٹ یا ممبر نہ ہونگے۔ اور منسٹر آف دی انٹی ریئر سے بلا اجازت لئے محافظ یا دارو غہ کا کام نہ کرینگے۔ (دفعہ ۲۲ و ۲۳)۔

جلاوطنوں کو حکم ہے کہ کسی معلمی کے کام میں نوکر نہ ہوویں انکو حکم ہے کہ طالب علموں یا اُمیدواروں کو کسی ہنر یا تجارت میں تعلیم نہ دیویں۔ انکو حکم ہے کہ سر عام لکچر یا اڈریس نہ دیویں۔ انکو حکم ہے کہ علمی سوسائیٹیوں کے جلسوں میں شریک نہ ہوویں۔ انکو حکم ہے کہ تماشوں میں شریک ہوویں انکو حکم ہے کہ بحیثیت مالک یا ادیٹر یا کلرک یا مزدور کے کسی مصوّر خانہ یا چھاپہ خانہ یا کتب خانہ کے ساتھ کچھ سروکار نہ رکھیں۔ انکو حکم ہے کہ کتابوں وغیرہ کی تجارت نہ کریں۔ انکو حکم ہے کہ چار یا شراب کی دُکانیں نہ رکھیں۔ انکو حکم ہے کہ کسی طرح سے منشی شراب کی تجارت نہ کریں۔ (دفعہ ۲۴)۔

منسٹر آف دی انٹی ریئر کی اجازت کے بغیر جو کہ افسران تعلیم سے منظور کی جائیگی جلاوطن لوگ سرکاری یا میونسپل یا خانگی مدرسوں میں داخل نہ کئے جائینگے۔ (دفعہ ۲۵)۔

جلاوطن کئے ہوئے سوائے اپنے یا اپنے والدین یا جورو یا لڑکوں کے لئے کچہریوں میں وکالت نہ کرنے پائینگے۔ وے منسٹر آف دی انٹی ریئر کی اجازت کے بغیر حکیم یا دوا فروش یا کیمیاگر کا کام نہ کرینگے۔ (دفعہ ۲۶-۷)۔

سارے مجوّزہ پیشے جو اُوپر مذکور نہیں ہوئے جلاوطنوں

✠ یاد رہے کہ لفظ جلاوطنی کے جن صاحب نے استعمال کیا ہے مگر قانون کی کتاب میں بجائے اس کے الفاظ سکونت کی خاص جگہہ۔ لکھا گیا ہے جس سے لوگوں کو یہہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ سکونت کی خاص جگہیں پیٹرسبرگ سے پانچ ہزار میل کے فاصلہ پر بر فانی حصّوں میں ٹھہرائی جاتی ہیں ✠

کے جاری ہونگے۔ تو بھی صوبہ کا حاکم اپنی تمیز کے موافق جلاوطن کو کسی ایسے کام میں مشغول ہونے سے منع کرسکتا ہو جو کسی جگہہ یا موضع کی شرائط کی خوبی کے سبب ایسے جلاوطن کو ناواجب مطالب حاصل کرنے کے قابل کردیوے یا اسکو صلح اور ترتیب عامہ کے لئے ایک دھمکی بنادیوے۔ (دفعہ ۲۸)

منسٹر آف دی انٹی ری آر کو اختیار ہوگا کہ جلاوطنوں کے خطوط اور تار خبریں دبا رکھے اور اُنکی تمام خط وکتابت کو یعنی خط جو وے لکھیں یا جو وے پاویں پولیس کو ملاحظ کرادیں۔ (دفعہ ۲۹)۔

دفعات ۱۱-۹ کے قوانین کی عدولی کی سزا قید ہوگی جو تین دن سے کم نہ ہو اور ایک ماہ سے زیادہ نہ ہو۔ جلاوطن لوگ جو بلا اجازت اپنی سزا کی جگہوں کو چھوڑینگے بموجب دفعہ ۳ مجموعہ قوانین کے تحقیقات ہوکر سزایاب ہونگے۔ (دفعہ ۳۲)۔

جلاوطن جنکے پاس کوئی اپنی نقدی نہ ہو وہ اپنی اور اپنے بال بچوں کی پرورش کے لئے سرکاری خزانہ سے کچھ خرچ پاوینگے اگر اُنکے بال بچے اپنی خوشی سے اُنکے ساتھ جلاوطنی کی جگہوں میں جاویں۔ مگر اُن جلاوطنوں کو جو بدچلنی یا عادی سُستی کے سبب کوئی کام نہ پاویں یہہ خرچ نہیں دیا جائیگا۔ (دفعہ ۳۳-۳۷)۔

جلاوطن اور اُنکے بال بچے جب بیمار ہوں تو سرکاری خرچ سے ہسپتالوں میں اُنکا علاج کیا جائیگا۔ (دفعہ ۳۸)۔ جلاوطنوں کی حکومت کے قوانین کا یہہ اختصار ہے۔

(باقی آیندہ)

راقم

(پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس از گوجرانوالہ پنجاب

کارسپانڈنس

کیفیت سفر

میں نے آج دہلی دروازہ کے مشن سکول کو دیکھا۔ اور نہایت خوش ہوا۔ یہہ برنچ سکول ہے جو خصوصاً چماروں کے لڑکوں کیواسطے کھولا گیا تھا۔ لیکن اب اسمیں زیادہ تر اُنکے ہندوؤں کے نظر آئے جو بلا ذاتی تنفر چماروں اور مسلمانوں کے لڑکوں کے پہلو بہ پہلو بیٹھکر تعلیم پاتے ہیں۔ پنڈت راما نے جو اس سکول کے پورانے معلم ہیں لڑکوں کو ایک غزل گانے کے لئے حکم دیا۔ اور لڑکوں نے جو قریب تیس کے اُسوقت حاضر تھے اس غزل کو " دریاب سے بھرکے میں جاؤں کہاں کہیں دردِ گنہ کی دوا ہی نہیں " بڑی خوش الحانی کے ساتھ گایا۔ پنڈت بہاری لال اُردو ٹیچر اور سکول کا برہمن چپڑاسی گانے میں ہم آواز تھے پھر ایک اور غزل سبھوں نے ملکے گائی اور بعد اسکے میں نے ایک مختصر دُعا کی اور رخصت ہوا۔ اس مدرسہ میں مسیحی تعلیم کا کام عمدگی کے ساتھ اور اطمینان بخش ہوتا ہے۔ مالاگڈھ دروازہ کے سکول کو دیکھا۔ یہیں دو عیسائی استاد تعلیم دیتے ہیں اور صرف ہندی پڑھائی جاتی ہے۔ چار بجے شیخ واجد علی صاحب ممبر اجلاس کونسل سے ملاقات کی۔ آپ قدیمی مہربانی سے پیش آئے نورافشاں کا ایک پرچہ انہیں دکھلایا۔ جسکو چند منٹ تک آپ پڑھتے رہے اور نہایت پسند کیا۔ اور فرمایا کہ جب تم واپس لودیانہ میں پہنچ جاؤ تو ایک پرچہ میرے نام پربھی جاری کردینا۔ رخصت ہوکر مکان پر پہنچا اور پانچ بجے سب عیسائی مناد وں کے ساتھ گرجا میں دُعا مانگ کے بیرون لال دروازہ شفاخانہ کے روبرو منادی شروع کی گئی۔ پادری اشکرافٹ صاحب بھی تشریف لائے۔ سبھوں نے ملکے ایک گیت گایا اور بہت لوگ جمع ہوگئے۔ مولا بخش کیٹی کسٹ نے اور پھر مسٹر ولیمس نے وعظ کیا۔ اور بعد اسکے میں نے چند منٹ تک حاضرین کو انجیل سنائی۔ بہت لوگوں نے بعد مدت مجھکو دیکھ کے فراہم ہوکے کلام سُنا۔ مسلمانوں کی شرارت الور میں تاحال اسقدر ہی۔ مگر انجیل کی منادی استقلال کے ساتھ ہوتی ہے۔ شام کو میں نے اپنے پُرانے دوست مسٹر ربنا سن ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول کے ہاں کھانا کھایا۔ چونکہ تکان زیادہ ہوگئی تھی آدھی رات کو بخار شروع ہوا۔ اور تمام دن تپ لرزہ میں مبتلا رہا۔ ۲۵۔ اکتوبر کی صبح کو آٹھ بجے گرجا میں یوحنا کے انجیل باب ۱۵ کی آیت ۱۶ آیت کے اس جملہ پر کہ خداوند نے فرمایا کہ " تم نے مجھے نہیں چُنا بلکہ میں نے تمہیں چُنا ہے " وعظ کیا۔ شام کو پانچ بجے پادری ہیلکنس صاحب نے وعظ کیا۔ میں نے سنا تھا کہ آپ ہندی زیادہ بولتے ہیں لیکن آپ نے اُردو میں بڑی فصاحت اور تاثیر کے ساتھ ابراہیم کے ابی ملک بادشاہ کے ساتھ عہد کرنے اور باہم میل جول پیدا کرنے پر وعظ کیا۔ جسکو حاضرین نے بڑی دلچسپی کے ساتھ سُنا۔ ۲۶۔ اکتوبر کو ۲ بجے بمعیت مسٹر ولیمس میل ٹرین میں سوار ہوکے روانہ جیپور ہوا۔ باندی کوئی جنکشن پر مسٹر مونرش جو باندی کوئی مشن سکول کے سیکنڈ ماسٹر ہیں ملے اور ہم لوگوں کو اپنے ہمراہ مکان پر لے گئے۔ جہاں تین بجے تک آرام کرنے کے بعد پھر ریل میں سوار ہوکے ۲۷ کی صبح کو سات بجے جیپور میں پہنچے۔ پادری ٹرنبل صاحب سے سٹیشن پر ملاقات ہوئی۔ اور بابو ہرشنکر صاحب کے ساتھ جو ہمیں لینے کے لئے سٹیشن پر آئے تھے مشن ہوس کو گئے۔ بہت مسیحی دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ آج شام کو بدھ کے میٹنگ میں مجھے وعظ کرنیکے لئے کہا گیا ہے۔ دہلی الور جیپور کے بہت مسیحیوں نے نورافشاں کو لینے کا

اقرار کیا ہو امر یقین ہو کہ سال آیندہ کے شروع سے نور افشاں کے خریدار زیادہ ہو جاوینگے۔ مولوی صفدر علی صاحب اور ڈاکٹر احمد شاہ صاحب کیطرف سے مجھے خبر ملی ہو کہ وہ ۳۰۔ اکتوبر کو اجمیر میں پہنچ جاوینگے۔ اور بعد ملاقات جو کچھ قرار پاویگا بعض آئیگا۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھکو کئی روز سے بخار آتا ہو اور جیسا چاہئے کام نہیں ہو سکتا تاہم اُمید ہو کہ خداوند اس سفر میں مجھے کامیابی بخشیگا اور بخیریت مجھے واپس میرے مقرر محنت میں پہنچائیگا۔ جیسی کیفیت آیندہ لکھونگا فی الحال سبھوں کو سلام +

حسن علی سفیر

خوشی کی بات

جناب ایڈیٹر صاحب۔

تسلیم۔ مہربانی کر کے مندرجہ ذیل مضمون اخبار نور افشاں میں شایع کر دیں +

مسمی جھنداس ذات ٹھاکر راجپوت ساکن قصبہ بھوانی۔ عمر ۱۸ سال میں مقام مدکی تحصیل فیروزپور بزمرہ سواران رسالہ ملازم ہوا۔ دو سال بعد کلکتہ کو رسالہ کا کوچ ہوا۔ اور وہاں قریباً چار سال تک رہا۔ بعد ازاں ناگپور میں رسالہ مذکورہ تبدیل ہو کر آیا۔ اس شیر مرد قوم کے راجپوت نے ایک دفعہ شیر کو جنگل میں بندوق سے مارا اور اسکے صلہ میں مبلغ ۵۰ روپیہ انعام حاصل کیا اور دوسری دفعہ گرزان شیر کو دست بازو کی طاقت اور تلوار کے بل سے جان بحق کیا۔ اور ۱۰۰ روپیہ انعام پایا۔ اس نامی شخص نے ۱۸۵۷ء کے غدر میں گورنمنٹ کے حق میں بڑی بڑی جان نثاریاں دکھائیں۔ جب اس نے دیکھا کہ میرے ساتھ کے ملازمان اپنے آقا و نامدار کے حق میں بجائے وفاداری کے نمک حرامی کے کرتب دکھا رہے ہیں اپنے اکیلے دم کی وفاداری کو بہت سے دشمنوں کے مقابل میں ناچیز سمجھکر اپنے سکونتی قصبہ بھوانی پور میں چلا گیا۔ چند سال بعد مسٹر فارمنڈل صاحب اوورسیر محکمہ ریلوے ہیڈ کوارٹر ملتسر کے پاس جمعداری کے عہدہ پر ممتاز ہوا۔ سات برس تک متواتر جمعداری کا کام صاحب ممدوح کے ماتحت کرتا رہا۔ اور صاحب بہادر نے اسکو ایک سچا اور معتبر آدمی جانکر اسکی تعلیم کی روشنی پھیلانی شروع کی۔ رفتہ رفتہ یہہ شخص اپنے سابقہ تاریکی خیالوں کو ترک کرنے اور مسیحی روشنی کے پانے کا مشتاق ہوا۔ اور بھائی امرداس صاحب کیٹی کسٹ مشن ملتسر کے پاس چند روز انجیلی تعلیم پانے کے بعد اس شخص نے ۹۲ سال کی عمر میں خداوند مسیح کو اپنے گناہوں کا کفارہ سمجھکر پادری اوپل پورنچند صاحب کے ہاتھ سے ۲۸۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو بپتسما پایا۔ شکر کی بات ہو کہ ملتسر جدید مشن کا یہہ پہلا پھل ہو۔ خداوند اس بھائی کے کام میں برکت بخشے آمین +

راقم ولایت علی عیسائی۔ از فیروزپور

التماس

کسی صاحب نے اخبار نور افشاں لودیانہ (پنجاب) کے یکم اکتوبر سنہ رواں کے پرچہ میں لکھا ہو کہ جالندھر کے پادری گولک ناتھ صاحب کی لایف پادری رجب علی صاحب لکھ رہے ہیں۔ اور یہہ لکھکر اپنی اُمید ظاہر کی ہو۔ کہ یقین ہو۔ کہ سبھوں کے حق میں یہہ لایف جب مشتہر ہوگی تو مفید ثابت ہوگی +

ہمکو معلوم نہیں۔ کہ صاحب راقم موصوف کی اس اُمید کی بنا کیا ہو۔ کیونکہ صحیح فلسفہ سے یہہ امر اب زیر بحث نہیں رہا۔ بلکہ مسلمات میں سے ہو گیا ہو۔ کہ ہر چیز اور ہر امر کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک پہلو سے وہ چیز یا امر مفید ہوتا ہو۔ اور دوسرے پہلو سے وہی امر غیر مفید۔ اگر چیز یا امر کی ذات پر بحث نہیں ہوتی۔ بلکہ اُسکے پہلوؤں پر + طور سینا والے معاہدے کے بہترو کی کلام معجز نظام کروڑوں سے بہت زیادہ دلوں میں اپنا پورا اثر کر چکی ہو۔ اور کر رہی ہو۔ مگر فرعون غیرہم کے دلوں میں اُسی کلام نے اپنا کچھ بھی اثر نہ دکھایا۔ روح اللہ کے کلام نے تو کروڑوں سے بھی بہت ہی زیادہ دلوں میں اپنا سچا اثر دکھایا اور دکھا رہی ہو۔ اور کلام وہ کچھ ایسے علوم متعارفہ (الکیم) پر مبنی ہو۔ کہ انسان کی فطرت کے عین مطابق اور موزوں ہو۔ اسلئے آیندہ بھی بہت کچھ اثر دکھائیگی۔ مگر یہودا اسکریوطی میں اُسنے ذرہ برابر اپنا الٰہی جلوہ نہ دکھایا +

کیا ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ دونوں الٰہی شخصوں کے کلام میں کسی قسم کا نقص تھا۔ ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کبھی نہیں کہہ سکتے "معاذ اللہ"۔ پھر آخر وجہ کیا ہو۔ کہ فرعون اور یہودا اسکریوطی وغیرہم پر الٰہی راز نہ کھلے۔ یہی مسئلہ ہو جو سمجھنے کی درخواست کرتا ہو۔ اُمید ہو۔ کہ شاید بزرگان مندرجہ حاشیہ اس مسئلہ کو حل کر دینگے۔ خصوصاً جنکا نام فہرست کے نمبر پنجم پر ہو۔ صاف کر دینگے۔ علی الخصوص جنکے نام نمبر ششم پر ہیں۔ وہ تو ضرور ہی طے فرما دینگے۔ یہہ تینوں صاحب آج روحانیت میں بڑا ہی عالی پایہ رکھتے ہیں +

(۱) مولوی سید صفدر علی
(۲) آے اتھم
(۳) مسٹر حسام الدین
(۴) خود ایڈیٹر نور افشاں
(۵) مولوی رحمت مسیح اور مسٹر حسام الدین
(۶) ربا رام اور میاداس وغیرہم

الغرض پادری صاحب ممدوح کی لایف بعض دلوں پر عمدہ اثر کریگی۔ اور بعض اسکے برعکس اسکے اثر سے محروم رہینگے۔ سب کے لئے یکساں فایدہ بخش نہ ہوگی +

راقم فطرت اللہ حیدرآباد

واقعات اور رائیں

ہمعصر کوہ نور رقمطراز ہی کہ چونکہ گورنمنٹ تجویز کر رہی ہو کہ ہندوستان میں گورہ فوج کو خوراک اور پوشاک مفت دیجائے - لہذا اس موقعہ پر ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اپنی انصاف پسند عادل گورنمنٹ کو دیسی فوج کیطرف بھی توجہ دلائیں - ان لوگوں کی تنخواہیں گوروں کی تنخواہوں کی نسبت بھی اسقدر قلیل ہیں کہ بمشکل اُنکا اپنا ہی گذارہ ہو سکتا ہی - یہہ لوگ ہیں جنپر گورنمنٹ کو بڑا بھاری بھروسہ ہی - کیونکہ انکی جان نثاری اُسپر اظہر من الشمس ہی - اور کئی موقعہ پر آزمایش کر چکی ہو کہ وہ اپنی مہربان گورنمنٹ کے لئے جانیں توڑ توڑ کر لڑتے ہیں گویا کہ اُنہوں نے یہہ سمجھ رکھا ہی کہ ایک عادل گورنمنٹ کی اطاعت اُن کا دین و ایمان ہی - اور بس جب انکی یہہ حالت ہی تو گورنمنٹ کا بھی فرض ہی کہ وہ اپنے جان نثاروں کی خوشنودی حاصل کرے اور انکی شکایتوں کو بلا کسی قومی رورعایت کے رفع کرے - جس طرح اسکو گورہ فوج کی مراعات کا خیال ہی - اسیطرح انکا بھی خیال رہے اور دونوں کو ایک آنکھ سے دیکھے تاکہ کسی کو شکایت کی گنجایش نہ رہے - ہمیں کامل اُمید ہو کہ ہماری معدلت شعار گورنمنٹ ہر دو افواج کے ساتھ یکساں مراعات ملحوظ رکھے گی اور اندھے کی ریوڑی کیطرح ہر پھیر اپنے کو ہی نہ دیگی +

ہم یہہ سنکر نہایت خوش ہو رہے ہیں کہ اخبار انڈین مرر کلکتہ پر لکھنؤ میں جو مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کا دایر تھا اسمیں مصالحت ہو گئی ہی - اخبار مذکور میں مناسب الفاظ میں معذرت چھاپی گئی ہی - ایڈیٹر کا بیان ہی کہ نامہ نگار نے اسکو غلط خبر دی تھی - ہمارے خیال میں یہہ کچھ عیب نہیں کہ جب کوئی خبر غلط معلوم ہو تو معافی مانگ کر اسکی تردید کر دیجائے - بلکہ ایک عمدہ اصول ہی + سنہ

کثرت بارش سے صوبہ قنوج کے درمیان کے دیہات کے ہزارہا مکان منہدم ہو گئے - فتح لال پٹواری مع اپنی زوجہ اور تین لڑکے جنمیں سب سے چھوٹا شش ماہہ تھا اپنے مکان میں دب گئے اور رات بھر صدہا من مٹی کے نیچے پڑے رہے صبح کو لوگوں نے جب پھاوڑوں سے لکڑی اور مٹی مکان کی کھودنا شروع کی تو پانچوں آدمی زندہ نکل آئے + پٹیالہ

گریفن صاحب نے اخبار ٹیمس کو بدیں مضمون جوابی چٹھی لکھی ہو کہ گورنمنٹ نے ایک قطعی اور آخری فیصلہ نسبت کشمیر ریلوے کے نہیں کیا ہو بلکہ ابھی تک گفتگو جاری ہی -

اس ریلوے لین کی نسبت جو رائے دی گئی ہی وہ بہت قیمتی ہو اور لایق منظوری خصوصاً جس حال میں کہ روسی پیشقدمی کو روز بروز جانب سرحد ترقی ہو پس کیا وجہ ہو کہ کشمیر کو کیا بلکہ گلگت تک اپنے تار اور ریل کو وسعت دیں اور جہانتک ہو سکے استحکام سرحد کہ قلعہ بندی وغیرہ امور کو لازم نہ سمجھیں اگر ہماری تار اور ریل گلگت تک ہوتیں تو بہتر تھا اور پامیر پر یہہ تشویش ہم کو کبھی نہ اُٹھانی پڑتی - ہر چند روسی پیشقدمی پامیر خورد کی بہت ہی خوفناک ہی مگر ہم کو استقلال اور حکمت عملی سے ہر وقت کام لینے کا موقع ہو اس ریلوے سے گو منافع تجارتی نہ ہو مگر پولیٹکل مفاد اس سے ایسے متعلق ہو گئے ہیں کہ ہمکو ضرورت اسکی تعمیر کی ہوگی - پامیر خورد خود ایک ایسا شطرنجی مہرہ ہی جسپر بادشاہ چین اور گورنمنٹ اور کابلی زرین کا ایسا شہ زور ہو کہ اگر شاطر اُس سے ہزاروں رُخ بدل بدل کر چال کیوں نہ چلے آخر کو ہماری گورنمنٹ کی شہ زوری اور حکمت عملی سے بچ ہو کر ضرور مات کھا ہی جائیگا + سنہ

ایک عطائی شخص نے جسکو پھول کا بہت شوق ہو ایک ذریعہ سے رنگ تلاش کیا ہو یعنی جس رنگ کے گلاب کے پھول درکار ہوں ممکن ہیں اُسکے باغ میں سبز نیلے چمپئی اودے گلاب ہیں وہ شخص فایدہ کا متلاشی نہیں ہو اس لئے اُسنے ترکیب بتا دی ہو کہ بالفعل سفید گلاب پر یہہ ترکیب کریں اگر نیلا پھول کرنا منظور ہو تو تمام موسم سرما میں پر وشی نیلا رنگ پانی میں ملا کر سینچا کریں - اور اگر سبز رنگ کرنا چاہیں تو طوطیا پانی میں ملا کر سینچیں + سنہ

نوشہرہ کلان ضلع پشاور ایک لڑکا مسمّی آتما رام بعمر ۹ سال کو جسکو عرصہ سے باولے کتے نے کاٹا تھا ۲۳ - اکتوبر ۱۸۹۱ء کو ہلک ہو کر دیوانہ پن ظاہر ہوا لوگوں نے اُسکے بھائی ہندوں کے ذریعہ سے جن - اور بھوت کے دفع کرانے کو چوہڑے چمار اور دیگر لوگوں سے جھاڑا پھونک کروایا - مگر علاج باقاعدہ نہ کرایا چنانچہ ۲۴ اکتوبر کو لڑکا مر گیا افسوس ہماری جہالت پر کہ ہم لوگ کسقدر درجہ انسانیت سے گر گئے ہیں + دوست ہند

ابکی تہوار دیوالی میں بھی مجسٹریٹ بہادر نے بنارس میں جوا کھیلنے کے لئے ایک رات اور ایک دن کی مہلت عطا فرمائی ہو لیکن پارسال جیسا کہ مسٹر وائٹ صاحب بہادر نے کیا تھا اُس سے تو اُمید تھی کہ اسسال جوا ہونے ہی نہ پائیگا - خیر رفتہ رفتہ بھی کسی طرح یہہ فعل مذموم ترک ہو جائے تو بہت مناسب ہو +

(نور افشاں) ایسے ہی قانوں سے بُرائیاں پھیلتی ہیں +

ہمعصر قیصری اخبار لکھتا ہو کہ "ایک بڑھیا نے ۲۵ سال کے بچھڑے ہوئے بیٹے کو سادھوؤں کی جھنڈ میں سے جو کئی دن ہوئے کستوری نالہ متصل ڈیرہ غازیخان پر آکر اُترے تھے پہچانا - نے منا کر جا کر گھر لے آئی - اور

بھگوان بانہ اُترو اسفید پوشاک پہنوا دی- بڑھیا کی بہو (جو بڑھیا کی شناخت کے درست ہونیکی صورت میں اس ساہوکی بہو ہی) نے اُسے اپنا ہی تسلیم کر لیا- مگر لواحقین کو جو اُسکی مفقود الخبری میں وراثت کے مالک بنے بیٹھے تھے سخت ناگوار گذرا- اول تو یہہ مشہور کیا کہ بڑھیا کملی (دیوانی) نے جانے کہاں کا اور کون عیار پیشہ پکڑ کر بیٹا بنا لیا ہی- یہہ اُسکا بیٹا نہیں ہی نہ اسے ہم اپنا خویش مانتے ہیں- لیکن جب اس سے فایدہ مترتب نہوتے دیکھا وہ برہمنوں کو بھوجن وغیرہ کھلا کر برادری میں شامل ہو گیا- تو پھر اس نئے وارث کی خوب مان پرشا کی- صرف بیچارے کے دانتوں پر ہی خیر گذری شیخ نے سچ کہا ہی ؎

واہ کہ گر دہ باز گر دیدے
بمیان قبیلہ و پیوند

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

خزانہ امریکہ نے ۲ نومبر کو ۴ لاکھ ۶۸ ہزار اونس چاندی خریدی*

روم (اٹلی) میں ۲ نومبر کو امن و مصالحت کے لئے ایک کانگریس منعقد ہوئی- اسمیں یورپ کے مختلف پارلیمنٹوں کے ۲۰۰ ممبر شامل ہوئے نتیجہ نیک ہوگا*

امیر کابل کی ایک سفارت بیان کیا گیا کہ روس کو بھیجی گئی ہی- یہہ سفارت براہ بخارا گئی ہی کہ تجارتی عہد و پیمان روس سے کرے*

روس کا ارادہ ہی کہ پامیر کے بیچ سے سرحد ہند تک ایک سڑک بنا دے*

روسی ساہوکاروں کی ایک کمپنی افغانستان خیوا بخارا سے تجارت کے لئے قایم ہوئی*

روس میں سوا تین لاکھ دہقان قحط زدہ ہیں ۲ کروڑ روپیہ چاہئے*

کہتے ہیں آرمینا میں روز افزوں روسی دست اندازی ضرور جنگ برپا کریگی*

پایہ تخت روس میں ایک نہلسٹ سوسائیٹی پولیس نے گرفتار کی ہی- اسکی مفسدانہ شاخیں چارکوف واوڈیسہ میں بھی پکڑی گئی ہیں*

امریکہ میں برقی طاقت سے رسولی لگانے کی خاطر خواہ کل نکل آئی ہی*

حال کے سخت زلزلے سے جاپان میں ۴ ہزار آدمی مرے ۵ ہزار زخمی ہوئے- یہہ سب دیسی ہیں پردیسی کوئی نہیں ۵۰ ہزار مکان منہدم ہو گئے*

روس میں مجرموں کو سزائے بید دینے کی ایک کل ایجاد ہوئی ہی- اس سے باز و نہیں تھکتے- اور ضرب خوب لگتی ہو کر عبرت ہو*

فرانس میں بیان ہوا کہ ۱۱۰۲ معدنی چشمے موجود ہیں* عام

انگلستان میں سوا کروڑ روپیہ کا تنباکو ہر سال صرف ہوتا ہی- اگر خرچ دیا سلائی و سگرٹ ہولڈر بھی ملائیں تو ۵ کروڑ روپیہ ہی*

لنڈن سے خبر آئی کہ حضور شہزادہ ویلز کا خاص مکان آگ سے جل گیا- یہہ مکان سنڈر نگھام میں واقع ہی- ڈیڑھ لاکھ کا نقصان ہوا*

یوگنڈہ پر انگریزی قبضہ قایم رکھنے کے لئے لنڈن میں چندہ کھلا لگا- ۵ لاکھ کی ضرورت ہی ۵ لاکھ جمع ہوا- ایک لاکھ مشنری سوسائیٹی نے دیا*

افغانستان میں سردی سخت پڑنے لگی برف قبل از وقت پڑنے لگی*

امیر بخارا روس میں جا پہنچے انکی تواضع بڑے تپاک سے کیگئی*

روس اور فرانس نے مصر خالی کرانیکی شرط بھی خفیہ عہد نامہ میں لکھی گئی*

ایک اخبار لکھتا ہی کہ سلطان روم نے حال میں اپنے وزرا چن چن کر مقرر کئے ہیں جو انگلستان کے مخالف ہیں- کیونکہ سلطان روم خیال کرتے ہیں کہ انگلستان کی دوستی بالکل غیر مفید ہی- خیر باد*

ایک انگریزی اخبار لکھتا ہی جبتک انگلستان اور چین سختی کے ساتھ زور نہ ڈالیں گے روس پامیر سے نہ ہٹیگا- کیونکہ تاتاریوں نے روسیوں کے تحت حکومت میں رہنے کی خواہش ظاہر کی ہی*

رفیع الاخبار مخبر ہی کہ "عیسائی مشنریوں نے چین سے خبر دی ہی کہ وہاں ایک بہت بڑی سازش ہونے والی ہی کہ غیر ملک کے لوگوں کو چین سے نکالدیویں غیر ملک والے ایک نازک حالت میں پڑنے والے ہیں"*

کلکتہ کے چند سوداگر جو جرمن سے کم قیمت شالیں منگوا کر خبر کشمیر کا معر کہ لگا ہی زاید قیمت پر فروخت کرتے تھے انپر جرمانہ کیا گیا اور معر کہ کشمیر مٹا دیا گیا- اسی وجہہ سے تو کشمیر میں تجارت کو نقصان پہنچا*

گورکھپور سے ایک صاحب خبر دیتے ہیں کہ یہاں دو واقعے دردناک سرزد ہوئے ہیں ایک نوجوان عورت نے ریل کے نیچے اور ایک کوئیں میں گر کر خانگی بد مزگیوں کے باعث جان دی- ہندی ہر طرح تباہ*

برہما کے شاہ تھیبا کے سوتیلے بھائی جو کہ علاقہ فرانس کیطرف بھاگ کر چلے گئے تھے اُنکا وظیفہ گورنمنٹ ہند نے ہزار روپیہ ماہوار مقرر کیا ہی- واہ رے دشمن پرور غریب پرور گورنمنٹ*

مسٹر جیکب کا مقدمہ الماس ۳۰ نومبر کو کلکتہ میں سماعت ہوگا*

گورکھپور میں ایک شخص کو ایک گائے کی ہڈی شوالہ میں پھینکنے کی علت میں ایک ماہ قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ✦

مسٹر جیکب اپنے وکیل کو ۳۰۰۰ روپیہ روزانہ محنتانہ دیتا ہے ✦

شکارپور میں ایک مشنری شفاخانہ زنانہ مریضوں کے لئے قایم ہوا ✦

سیرامپور میں ہیضہ سخت سے سیکڑوں آدمی مر جاتے ہیں۔ خدا خیر کرے ✦

اجمیر میں سرکاری وکیل پر بر سر بازار جوتہ بازی کی گئی۔ اس جرم میں لدو رام برہمن کو ۲ سال قید سخت کی سزا ملی ہے ✦

مقدمہ لائبل مسٹر وار برٹن دیوانی و فوجداری میں آخر کار صلح ہو گئی۔ ایڈیٹر کی معافی منظور ہوئی مالک نے کچھ رقم ادا کی ✦

سری حضور مہاراجہ صاحب پریزیڈنٹ کونسل کشمیر مقرر کئے گئے۔ صد مبارک! ✦

گولوں متصل شنگھائی میں ایک قیمتی کان نمک کی دستیاب ہوئی ہے ✦

جرمنی میں ایک عہدہ دار پکڑا گیا جو رشوت لیکر خطاب دلواتا تھا ✦

ہفتہ ختمہ ۱۰۔ اکتوبر پنجاب میں ۱۲½ ہزار آدمی فوت ہوئے ✦

بنگالہ میں تمام میونسپلٹیوں کو ابتدائی سکول جاری کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے ✦

روم میں ۶۰ ملزموں پر خفیہ بغاوت کا مقدمہ چلایا گیا۔ سیکڑوں گواہ بھگتینگے ✦

چلی میں اب تک کوڑھی کو مارڈالتے ہیں اس مرض سے ایسی نفرت ہے ✦

راجپوتانہ میں حضوری بارش نا نیکی تمام کوششیں ناکام رہی ✦

نراین گنج میں سخت آتشزدگی سے ۴ لاکھ کی سن جل گئی ✦

لکھنؤ میں ایک چھپی رسالہ کو تین سال قید سخت کی اس جرم میں سزا ملی کہ وہ خطوط رکھ لیتا تھا کہ تقسیم کی تکلیف سے بچے ✦

کوہ نور کی قیمت آیندہ سال سے تخفیف کی گئی ہے حجم اخبار کا ۲۰ ہی صفحہ کا رہیگا ✦

ضلع جہلم کی تحصیلات چکوال و تلہ گنگ میں پھر ٹڈی دل آیا ہے ✦

کنور ہرنام سنگھ اہلو والیہ نے مع کنور رانی صاحبہ ۵ ستمبر کو بلمورل میں حضور ملکہ معظمہ دام حشمتہا سے ملاقات کی ✦

سہارنپور کے سرکاری باغ میں ۶۰ قسم کی دیسی گھاس بہم پہنچائی گئی ✦

کل آبادی روے زمین ایک ارب ۴۸ کروڑ بیان کی گئی ✦

کلکتہ چندر کمار رائے نامی کو بہل اور خلاف تہذیب تصویریں فروخت کرنے پر ۳ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ✦

ضلع لاہور میں ایک جرایم پیشہ کو تین روپیہ چرانے کے جرم میں ۷ برس کی قید کی سزا دیگئی ✦

سرکاری خبریں

۱۔ لالہ لچھمنداس پوپلے بی اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال کو دو ماہ کی رعایتی رخصت اس تاریخ سے عطا ہوئی جس سے کہ ستہ ابیر علی رخصت سے واپس آکر ان کو کام سے سبکدوش کریں ✦

۲۔ ملک احمد خان ٹوانہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ غازیخان کو ۳۰ یوم کی رعایتی رخصت ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۸ء سے یا اس تاریخ سے جبکہ انکو منشی میاں احمد قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفرگڈھ کام سے سبکدوش کرے۔ عطا ہوئی۔ پنڈت ہری کشن کول پر دبیشنری اسسٹنٹ کمشنر لاہور بجاے منشی میاں احمد مظفرگڈھ میں تعینات ہونگے ✦

۳۔ مسٹر اے آئی ہبرسن صاحب اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ اور دیوان کرپارام قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور ضلع منٹگمری کو تبدیل ہوئے ✦

۴۔ مسٹر آر۔ آئی ہیرس صاحب قایم مقام ڈویژنل جج دہلی کو دو ماہ اور چھ یوم کی رعایتی رخصت ۱۲۔ نومبر سے عطا کی گئی ہے ✦

۵۔ لالہ آیارام بی۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفرگڈھ کو ایک ماہ کی رعایتی رخصت از ابتداے یکم دسمبر ۱۹۰۸ء عطا کی گئی ہے ✦

۶۔ کرنیل آر۔ وار برٹن صاحب پولیٹکل افسر خیبر کی رخصت سے واپس ہونے پر کپتان اے۔ انگلس صاحب ہزارہ میں عہدہ ڈسٹرکٹ جج پر تعینات ہونگے ✦

۷۔ ضلع راولپنڈی کے کام سے سبکدوش ہونے پر مسٹر سی۔ ای۔ آیف بنبری صاحب اسسٹنٹ کمشنر پشاور میں تعینات ہونگے ✦

معذرت

ہم کو نہایت افسوس ہوا کہ ہمنے منشی مسیح الدین ساکن نصیرآباد کی وفات کی خبر نور افشاں مطبوعہ ۵ نومبر میں درج کی جو بالکل لغو تھی۔ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ منشی صاحب خدا کے فضل سے ابتک صحت و سلامتی سے ہیں۔ اور اپنے

کام میں مشغول ہیں۔ اسلئے اس خبر کی تردید کیجاتی ہی کسی دشمن نے یہہ خبر لکھی تھی وہ خط بھی بجنسہ وہاں کے پادری صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا ہی۔ ضرور ہی کہ پادری صاحب ایسی نالایق حرکت کرنیوالے شخص کا پتہ لگاویں۔ تا کہ عدالت سے اسکو پوری سزا دلوائی جاوے ٭

اشتہار

میرے پاس ہر قسم کا لودیانہ کلاتھ (گبرون) مردانہ اور زنانہ۔ اور میز اور پلنگ کی چادریں۔ ہاتھ پونچھنے اور غسل کے تولئے اور ہر سفید اور کالا تیار ہی۔ قیمت بھی بہ نسبت دیگر دکانداروں کے کم ہی۔ کپڑا عمدہ اور رنگ پختہ ہی۔ ہر قسم کے نمونے بھی موجود ہیں درخواست پر بھیجے جا سکتے ہیں پچھلے سالوں میں اکثر صاحبان نے بہت قسم کا کپڑا مجھسے خرید ا ہی کسی قسم کی شکایت نہیں آئی۔ جو صاحب خریدنا چاہیں ذیل کے پتے پر حکم بھیجیں فوراً تعمیل ہوگی ٭

المشتہر انہا سنگھ عیسائی کلاتھ مرچنٹ مشن احاطہ لودیانہ

اشتہار

سید کرامت علی ولد سید بشارت علی ڈاکٹر جو صیغہ ملٹری میں ملازم تھے اور عرصہ بارہ تیرہ سال سے پنشنیاب ہوکر بمقام لودیانہ سکونت پذیر ہوئے تھے۔ ۴ نومبر ۱۸۹۰ء کو انکا انتقال ہوگیا۔ ایک لڑکا بعمر ڈیڈھ سال جس کا نام امانت علی تھا اور ایک لڑکی امینہ بیگم جو انکی بیوی حاجی بیگم کی برادرزادی تھی اور جسکو انہوں نے بطور متبنیٰ کے پرورش کیا تھا جسکی عمر تخمیناً گیارہ بارہ سال ہوگی پیچھے چھوڑ گئے قبل از وفات ڈاکٹر صاحب نے ایک وصیت نامہ تحریر کیا جسکے رو سے علاوہ زیور و پارچہ جات جو بنام نہاد امینہ بیگم کے تھے اپنی دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں سے جسکی تعداد تخمیناً تین ہزار تین سو روپیہ تھی ثلث کا مالک امینہ بیگم کو قرار دیا چونکہ امانت علی اور امینہ بیگم نابالغ تھے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب نے ہمکو انکا کارڈین مقرر کیا۔ کچھ عرصہ بعد امانت علی فوت ہوگیا۔ صرف امینہ بیگم زندہ رہی۔ ماہ مئی ۱۸۹۱ء میں امینہ بیگم بھی فوت ہوگئی مسمی غلام رسول ولد غلام محمد و مسمات حاجی بیگم ہمشیرہ غلام رسول زوجہ صاحب مرحوم نے دعوی کیا کہ امینہ بیگم ہماری بھیجی زاد بہن تھی اسکی جائداد کے وارث ہم ہیں چنانچہ علاوہ پارچہ جات و زیور جو امینہ بیگم کے تھے وہ دیگر زیور و پارچہ جات میں سے ثلث انکو دیدیا اور مکان میں سے ثلث حصہ پر انکو قابض کرکے رسید حاصل کرلی اب جو زیور برتن و پارچہ جات و حصہ مکان از ان امانت علی جسکی تعداد دو ہزار دو سو روپیہ تخمیناً ہوگی۔ اسکی بابت بھی غلام رسول و مسمات حاجی بیگم دعویدار ہیں کہ یہہ بھی ہمارا حق ہی۔ لہذا اشتہار ہذا میعادی تین ماہ جاری کیا جاتا ہی کہ جس کسیکو کوئی عذر یا دعوی نسبت مال امانت علی کے ہو وہ اندر میعاد تین ماہ کے ہمارے پاس پیش کرے ورنہ بعد انقضائے میعاد کسی کا دعوی سماعت نہ ہوگا۔ اور ہم بری الذمہ ہونگے ٭

المرقوم ۲۵۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء

المشتہران

العبد	العبد	العبد
محمد حسن	جعفر حسین	میر محمد سعید

لودیانہ

ہم بڑی خوشی سے اس خبر کو درج اخبار کرتے ہیں کہ سردار حسن علی خانصاحب و لالہ جگل کشور صاحب سابق جج اور لالہ راجچند داس صاحب آزیری مجسٹریٹ لودیانہ مقرر ہوئے۔ ہم صاحبان موصوف کو اس تقرری کے سبب سے مبارکباد دیتے ہیں ٭

۶۔ نومبر قریب ۸ بجے رات کو کوئی عورت اپنے شیر خوار بچے کو جسکی عمر ایک مہینہ کی ہوگی متصل مکان میاں بہادر جیو سوداگر پشمینہ کے ایک بڑھیا کشمیرن کے مکان میں ڈالکر چلی گئی۔ بڑھیا نے پولیس کو خبر دی۔ بروقت تحقیقات معلوم ہوا کہ یہہ بچہ ایک لونڈی کا ہی جو پہلے چودھری بنا کے گھر رہا کرتی تھی اور اسکا ناجایز تعلق اس بڑھیا کے بیٹے کے ساتھ تھا جسکے مکان پر لونڈی مذکور بچے کو پھینک کر چلی گئی۔ اب وہ لونڈی مفقود الخبر ہی۔ اور بچہ ایک برہمن نے پرورش کیواسطے لے لیا ہی ٭

۷۔ نومبر کی شام کو چوڑہ بازار میں کسی بدمعاش نے ایک بھلے مانس کی پگڑی زیدا چلتے چلتے اوڑالی۔ اور چلتا بنا ہر چند تلاش کی۔ مگر پتہ نہ لگا۔ پولیس کو خبر ہوئی۔ اور وہ اسکی تلاش میں لگی۔ اگلے روز پولیس نے نبیا نامے ایک شخص کو سیم بیچتے ہوئے پکڑا۔ بروقت تحقیقات اُسنے کئی ایک آدمیوں کی تلاشی کروائی جنکے پاس اُسنے اپنی اسیطرح پر اوڑائی ہوئی چیزیں فروخت کیں تھیں۔ اور انمیں سے اکثروں کے گھروں سے کچھ کچھ برآمد ہوا اور اب وہ سب ضمانت پر رہا ہیں ٭

ہفتہ زیر اشاعت میں موضع گھنگرالی ضلع لودیانہ میں ایک فقیر رات کو ایک کنوئیں میں گرکر مرگیا ٭

آج سے میلہ روشنی شروع ہی۔ قرب و جوار کے مسلمان جوق جوق جمع ہوتے جاتے ہیں۔ شریر لوگ جنمیں اکثر جاہل دیہاتی شامل ہوتے ہیں فحش گیت گاتے اور بیجا حرکتیں کرتے ہیں۔ اُچکے اپنا داؤ گھات خوب لگاتے ہیں۔ پولیس کو ضرور ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ ہم اس میلہ کی مفصل کیفیت آیندہ ہفتہ میں لکھینگے ٭

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم وائلی مینیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا ٭